سوال

(34)اذان کے بغیر نماز پڑھنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ہم ایک جماعت تھے ۔ ہم نے طے کرلیا کہ مثلاً ظہر کی نماز آخر وقت میں ادا کریں گے ۔ اب اذان پہلے وقت میں کہنا لازم ہے یا آخر وقت میں ؟ اور کیا اذان کے بغیر ہماری نماز درست ہوگی ۔

ابراہیم ۔ ص

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

: جب آپ لوگ شہر میں ہوں تو آپ پر واجب ہے کہ مساجد میں جا کر مسلمانوں کے ساتھ نماز ادا کریں ۔ الا یہ کہ کوئی شرعی عذر ہو۔ جیسے مرض وغیرہ ۔ اگر عذر شرعی موجود ہو تو گھر میں ادا کی ہوئی نماز جائز ہے اور شہر میں شہر والوں کی اذان ہی کافی ہے ہاں! جب آپ صحرا ہوں تو نماز کا قیام (باجماعت) مشروع ہے اس صورت میںآپ پر واجب ہیکہ آپ اذان کہیںاور نماز باجماعت ادا کریں ۔ کیونکہ علماء کے دو اقوال میں صحیح تر قول یہ ہے کہ اذان اور اقامت فرض کفایہ ہے ۔ نبی ﷺ نے مالک بن حویرد اور اس کے ساتھیوں سے فرمایا :

((إذا حضرتِ الصَّلاةُ فلیؤذِن لکُم أحدُکم ولیَؤُمَّکم أکبرُکم ۔))

''جب نماز کا وقت آجائے تو تمہارے لیے تم میں سے کوئی ایک اذان کہہ اور جو تم میں بڑا ہو وہ امامت کرائے''

اور ایک روایت میں یوں ہے کہ آپ ﷺ نے مالک بن حویرث اور اس کے ساتھی سے کہا :

((إذا حضرت الصَّلاةُ فأذِّنا وأقیما ۔))

''جب نماز کا وقت ہوجائے تو اذان کہو اور نماز باجماعت ادا کرو''

اور اس لیے بھی کہ آپ ﷺ نے مدینہ میں بلال رضی اللہ عنہ کو اور مکہ میں ابو محذورۃ رضی اللہ عنہ کو اذان کا حکم دیا اور انہیں دونوں کو نماز باجماعت میں اقامت کہنے کا حکم دیا ۔ اور خود نبی ﷺ مدینہ میں ہمیشہ پانچوں نمازیں اذان اور اقامت سے ادا کرتے رہے ۔ جو اذان اور اقامت کی فرضیت پر دلیل ہے ۔ نیز آپ ﷺ نے فرمایا :

((صَلُّوا كَمَا رَأَيْتُمُونِي أُصَلِّي ۔))

''نماز اس طرح ادا کرو جیسے مجھے ادا کرتے دیکھتے ہو۔''

رہا اول یا آخر وقت میں اذان کہنے کا معاملہ، جبکہ تم صحرا میں ہو تو اس معاملہ میں ان شاء اللہ تعالیٰ بہت وسعت ہے۔ اول وقت پر اذان اور نماز اور س میں جلدی کرنا افضل ہے اور اگر آپ اذان اور صلوۃ کو مؤخر کر کے ظہر کو عصر کے ساتھ اور مغرب کو عشاء کے ساتھ ادا کر لیں تو بحالت سفر اس میں کوئی حرج نہیں کیونکہ مسافر کے لیے یہ رخصت ہے کہ وہ سفر میں جمع کر لے۔ یہ جمع تقدیم۔ یہ بات مسافر کی سہولت اور آرام کے مطابق ہو گی۔

اور اگر وہ ظہر کے وقت سفر پر ہو تو افضل یے ہے کہ ظہر کو مؤخر کر کے عصر کے ساتھ ادا کر لے جبکہ وہ زوال سے پہلے روانہ ہوا ہو اور جب مغرب سے پہلے آغاز کرے تو مغرب کو عشاء کے ساتھ ملا کر ادا کرے۔ مگر جب وہ زوال کے بعد آغاز سفر کرے تو افضل یہ ہے ہ عصر کو مقدم کر کے ظہر کے ساتھ ادا کرے۔ اسی طرح اگر سورج غروب ہونے کے بعد روانہ ہو تو افضل یہ ہے کہ عشاء کو مقدم کر کے مغرب کے ساتھ ادا کرے۔ کیوکہ یہ بات نبی ﷺ سے ثابت ہے ہو اس پر دلالت کرتی ہے۔

اور بے شک اللہ عزوجل نے فرمایا:

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ ... ٢١ الاحزاب

''نماز اس طرح ادا کرو جیسے مجھے ادا کرتے دیکھتے ہو۔'' (الاحزاب: ۲۱)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ دارالسلام

ج1

محدث فتویٰ